

واقعہ حرہ اورامام زین العابدین علیہ السلام

<?xml encoding="UTF-8?">

واقعہ حرہ اورامام زین العابدین علیہ السلام

مستندتواریخ میں ہے کہ کربلا کے بے گناہ قتل نے اسلام میں ایک تہلکہ ڈال دیا خصوصاً ایران میں ایک قوی جوش پیدا کر دیا، جس نے بعدمیں بنی عباس کو بنی امیہ کے غارت کرنے میں بڑی مدد دی چونکہ یزیدتارک الصلوٰۃ اورشارب الخمر تھا اوربیٹی بہن سے نکاح کرتا اورکتوں سے کھیلتا تھا، اس کی ملحدانہ حرکتوں اورامام حسین کے شہیدکرنے سے مدینہ میں اس قدرجوش پھیلا کہ ۶۲ ھ میں اہل مدینہ نے یزیدکی معطلی کا اعلان کر دیا اورعبداللہ بن حنظلہ کو اپنا سردار بنا کر یزید کے گورنر عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا، سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتا ہے کہ غسیل الملائکہ (حنظلہ) کہتے ہیں کہ ہم نے اس وقت یزیدکی خلافت سے انکار نہیں کیا جب تک ہمیں یہ یقین نہیں ہو گیا کہ آسمان سے پتھر برس پڑیں گے غضب ہے کہ لوگ ماں بہنوں، اور بیٹیوں سے نکاح کریں۔ علانیہ شرابیوں اور نماز چھوڑ بیٹھیں۔

یزید نے مسلم بن عقبہ کو جو خونریزی کی کثرت کے سبب ”مسرف“ کے نام سے مشہور ہے، فوج کثیر دے کر اہل مدینہ کی سرکوبی کوروانہ کیا اہل مدینہ نے باب الطیبہ کے قریب مقام ”حرہ“ پر شامیوں کا مقابلہ کیا، گھمسان کارن پڑا، مسلمانوں کی تعداد شامیوں سے بہت کم تھی باوجودیکہ انہوں نے دادرمانگی دی، مگر آخر شکست کھائی، مدینہ کے چیدہ چیدہ بہادر رسول اللہ کے بڑے بڑے صحابی انصار و مہاجر اس ہنگامہ آفت میں شہید ہوئے، شامی شہرمیں گھس گئے مزارات کوان کی زینت و آرایش کی خاطر مسمار کر دیا، ہزاروں عورتوں سے بدکاری کی ہزاروں باکرہ لڑکیوں کا ازالہ بکارت کر ڈالا، شہر کو لوٹ لیا، تین دن قتل عام کرایا، دس ہزار سے زائد باشندگان مدینہ جن میں سات سو مہاجر و انصار اور اتنے ہی حاملان و حافظان قرآن علماء و صلحاء و محدث تھے اس واقعہ میں مقتول ہوئے ہزاروں لڑکے لڑکیاں غلام بنائی گئیں اور باقی لوگوں سے بشرط قبول غلامی یزیدکی بیعت لی گئی۔

مسجد نبوی اور حضرت کے حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے گئے یہاں تک کہ لید کے انبار لگ گئے یہ واقعہ جو تاریخ اسلام میں واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۲۷ / ذی الحجہ ۶۳ ھ کو ہوا تھا اس واقعہ پر مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ کفر و بت پرستی نے پھر غلبہ پایا، ایک فرنگی مورخ لکھتا ہے کہ کفر کا دوبارہ جنم لینا اسلام کے لیے سخت خوفناک اور تباہی بخش ثابت ہوا بقیہ تمام مدینہ کو یزید کا غلام بنایا گیا، جس نے انکار کیا اس کا سرتار لیا گیا، اس رسوائی سے صرف دو آدمی بچے ”علی بن الحسین“ اور علی بن عبداللہ بن عباس ان سے یزیدکی بیعت بھی نہیں لی گئی۔

مدارس شفا خانے اور دیگر رفہ عام کی عمارتیں جو خلفاء کے زمانے میں بنائی گئیں تھیں یا تو بند کر دی گئیں یا مسمار اور عرب پھر ایک ویرانہ بن گیا، اس کے چند مدت بعد علی بن الحسین کے پوتے جعفر صادق نے اپنے جد امجد علی مرتضیٰ کا مکتب خانہ پھر مدینہ میں جاری کیا، مگر یہ صحرامیں صرف ایک ہی سچا خلستان تھا اس کے چاروں طرف ظلمت و ضلالت چھائی ہوئی تھی، مدینہ پھر کبھی نہ سنبھل سکا، بنی امیہ کے عہد میں مدینہ ایسی اجڑی بستی ہو گیا کہ جب منصور عباس زیارت کو مدینہ میں آیا تو اسے ایک رہنما کی ضرورت پڑی جو اس کو وہ مکانات بتائے جہاں ابتدائی زمانہ کے بزرگان اسلام رہا کرتے تھے

(تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۶ ، تاریخ ابوالفداء جلد ۱ ص ۱۹۱ ، تاریخ فخری ص ۸۶ ، تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۹ ، صواعق محرقہ ص ۱۳۲) ۔

واقعہ حرہ اور آپ کی قیام گاہ

تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک چھوٹی سی جگہ ”منبع“ نامی تھی جہاں کھیتی باڑی کاکام ہوتا تھا واقعہ حرہ کے موقع پر آپ شہرمدینہ سے نکل کر اپنے گاؤں چلے گئے تھے (تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۵) یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت علی خلیفہ عثمان کے عہد میں قیام پذیر تھے (عقد فرید جلد ۲ ص ۲۱۶) ۔

خاندانی دشمن مروان کے ساتھ آپ کی کرم گستری

واقعہ حرہ کے موقع پر جب مروان نے اپنی اور اہل وعیال کی تباہی و بربادی کا یقین کر لیا تو عبداللہ بن عمر کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ہماری محافظت کرو، حکومت کی نظرمیری طرف سے بھی پھری ہوئی ہے ، میں جان اور عورتوں کی بے حرمتی سے ڈرتا ہوں ، انہوں نے صاف انکار کر دیا ، اس وقت وہ امام زین العابدین کے پاس آیا اور اس نے اپنی اور اپنے بچوں کی تباہی و بربادی کا حوالہ دے کر حفاظت کی درخواست کی حضرت نے یہ خیال کیے بغیر کہ یہ خاندانی ہمارا دشمن ہے اور اس نے واقعہ کربلا کے سلسلہ میں پوری دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے آپ نے فرما دیا بہتر ہے کہ اپنے بچوں کو میرے پاس بمقام منبع بھیج دو ، جہاں میرے بچے رہیں گے تمہارے بھی رہیں گے چنانچہ وہ اپنے بال بچوں کو جن میں حضرت عثمان کی بیٹی عائشہ بھی تھیں آپ کے پاس پہنچا گیا اور آپ نے سب کی مکمل حفاظت فرمائی (تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۵) ۔